بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

تصریحات

مشرقی پاکستان میں بموں کے دھماکوں کا جو سلسلہ چلا تھا وہ اب مغربی پاکستان تک وسیع ہو گیا ہے چنانچہ ہر روز لاہور اور دیگر مقامات پر بموں کے ملنے اور پھٹنے کی خبریں اخبارات میں آرہی ہیں، نیز لاہور کی عظیم ترین قومی عمارت "واپڈا ہاؤس" اور دیگر عمارات میں پُراسرار آتشزدگی بھی موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔ اس سے ملک بھر کے تمام امن پسند اور محب وطن شہری انتہائی تشویش میں مبتلا ہیں کہ نامعلوم ان تخریبی کارروائیوں کے نتائج آئندہ چل کر کتنے خوفناک و ہولناک ہوں اور کتنے بے گناہ شہری ان تخریب کاریوں کی بھینٹ چڑھ جائیں۔

اس بارہ میں تو شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ ملک میں ایک ایسا عنصر ضرور موجود ہے جو اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے پاکستان میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا کر اس کے خاکستر پر اپنی امیدوں کے محل تیار کرنا چاہتا ہے اور وہ عنصر نہ صرف یہ کہ کسی سے پوشیدہ نہیں بلکہ علی الاعلان گھیراؤ جلاؤ کی تحریکیں چلا رہا ہے اور اگن جالو، اگن جالو کے نعرے بلند کر رہا ہے۔

بھاشانی نے ٹوبہ ٹیک سنگھ اور مغربی پاکستان و مشرقی پاکستان کے ہر ہر شہر اور بستی میں جس میں اسے خطاب کرنے یا قیام کرنے کا موقع ملا برملا اس کا اظہار و اعلان کیا ہے کہ ہم اس ملک میں تشدد کے پرچارک اور قتل و غارت گری کے بیوپاری ہیں اور "سنتوش" بھاشانی کے گاؤں میں نام نہاد کسانوں کی ریلی میں سرخ ٹوپیاں پہن کر اور کلہاڑیاں اور برچھیاں لہرا کر واشگاف الفاظ میں خون خرابے کی دھمکیاں دی گئیں، کارخانوں کے جلانے اور کارخانہ داروں کے قتل کرنے کے آوازے بلند کیے گئے۔ مغربی پاکستان میں تیس ہزار مسلح گوریلوں اور مشرقی پاکستان میں دس لاکھ گوریلوں کے آمادۂ پیکار ہونے کا اعلان کیا گیا اور لانگ مارچ کی خبر سنائی گئی۔ انتخابات میں رکاوٹ ڈالنے کی نہ صرف کوشش کی گئیں بلکہ عملی طور پر انتخاب سے پہلے روٹی کا نعرہ بلند کیا گیا۔

یہ سب کچھ تو اکیلے بھاشانی کی طرف سے کہا اور کیا گیا، بھاشانی کے مشرقی پاکستانی حریف مجیب بھی اس بارہ میں ان سے پیچھے نہیں رہے بلکہ ملک کے مشرقی بازو کے طول و عرض میں انہوں نے زبانی نہیں بلکہ واقعی طور پر تشدد و لاقانونیت کے مظاہرے کیے اور کروائے۔ ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں

ہونے والے ہنگاموں سے لے کر جمہوری پارٹی کے رہنماؤں پر پتھراؤ اور قاتلانہ حملوں تک اور مزدوروں کو ورغلا کر ملک کی انتظامیہ سے لڑانے اور بھڑوانے تک سب کچھ ان کے اشارۂ ابرو پر ہو رہا اور ہو رہا ہے ادھر مغربی پاکستان میں ایک کشتۂ وزارت بگڑے ہوئے رئیس زادے اور ان کے حواری بھی انہی خطوط پر سوچتے ہیں اور انہی پگڈنڈیوں پر چل رہے ہیں۔ اپنے مخالفین یا اپنے اقتدار کے راستے میں حائل ہونے والوں کو "مکس اپ" کرنا اور انہیں کالے پانی بھجوانے اور کھال ادھڑوانے کی دھمکیاں دینا ان کا معمول بن چکا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بر سر عام وہ اس بات کے کہنے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ سوشلسٹ انقلاب اس ملک کی تقدیر بن چکا ہے اور کوئی قوت اس انقلاب کو روک نہیں سکتی اور یہ کسے معلوم نہیں کہ امن اور جمہوریت کی راہ اور انقلاب کی راہ میں کتنا بڑا فاصلہ اور کتنی بڑی دوری ہے اور انقلاب کے لیے کسی قسم کی فضا اور مواقع کی ضرورت ہوا کرتی ہے چنانچہ اس پس منظر کو سامنے رکھ کے دیکھا جائے تو ملک میں رونما ہونے والے واقعات کی صحیح تصویر اور ان کے محرکات نمایاں نظر آجاتے ہیں اور معلوم ہو جاتا ہے کہ کونسی قوتیں اور طاقتیں ان واقعات کے پس پردہ کارفرما ہیں اور کیوں سرگرم عمل ہیں ؟

ہم کسی خاص شخص یا شخصیت کو الزام دینا نہیں چاہتے لیکن یہ ضرور چاہتے ہیں کہ ملک کی موجودہ انتظامیہ جو مارشل لاء کے تحت وجود آئی ہے اپنے اوپر قوم کے اعتماد کو مجروح نہ ہونے دے کیونکہ مارشل لاء کے ہوتے ہوئے اس قسم کے سانحے افرادِ ملت کے دلوں میں مایوسی کے جذبات پیدا کرتے اور شکوک و شبہات کو جنم دیتے ہیں۔

اس لیے ہم اپنی حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ان واقعات کے پس پشت قوتوں کی سرکوبی کرے تاکہ آنے والے انتخابات پرامن طور پر جمہوری اصولوں کے تحت انجام پا سکیں اور ملک میں ایک دفعہ پھر آئینی و قومی حکومت قائم ہو سکے اور لوگوں کے دلوں میں ان سے جو خوف و ہراس پیدا ہوا ہے وہ دور ہو سکے۔

گذشتہ چند مہینوں سے کاغذ کی قیمتیں آسمان پر پہنچ گئی ہیں۔ اخبارات و رسائل نے متعدد مرتبہ حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کروانے کی کوشش کی لیکن اس کا نتیجہ برعکس نکلا کہ قیمتیں بجائے کم ہونے کے اور چڑھ گئیں جس کی وجہ سے اخبارات و رسائل عموماً اور دینی جرائد و مجلات خصوصاً پریشانی کا شکار ہو کر

(بقیہ بر صفحہ ۲۵)